International Journal of Islamic Studies & Culture ISSN- 2709-3905
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192 PISSN2709-3891
(Volume.4, Issue.1 (2023)
(January-March)

# Mashaikh Abu Dawud Tayalsi, in the eyes of scholars of Asma- al-Rijal Art: a historical and research study

# مشائخ ابوداؤد طیالسی، علماء فن اسماء الرجال کی نظر میں: تاریخی و تحقیقی مطالعہ

**Muhammad Farhan Ur Rehman**
Ph.D. Research Scholar Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad.
farhanrehmanmuhammad@gmail.com
**Muhammad Ajmal**
Ph.D. Research Scholar, Department of Usool e Islamia, University of Lahore,
muhammadajmal2013@gmail.com
**Hafiza Sobia Gulnaz**
Visiting lecturer (Islamic Studies) Government College University, Faisalabad
hafizagulnaz1472@gmail.com

**Abstract:**
Imam Abu Dawud Suleman bin Dawud Tayalisi is one of the great scholars of Hadees; he is the author of a Hadith book "Musnad Abu Dawud Tayalisi". He was brought up in Basra, which was a great center of knowledge at that time. He studied in Baghdad, Ray, Kufa and Makkah. He traveled to most of the cities and countries around the world, in which he acquired knowledge from the great teachers of his time., but among them, the most well-known and mentioned in the books of Asma-ul-Rijal as, Shuba bin Hajjaj (died 160 AH), Sulaiman bin Mughira al-Qaisi (died 165 AH), Abdullah bin Mubarak bin Waqat al-Hanzali al-Tamimi (died 181 AH), Hisham al-Dastuwai (died 181 AH), Wahib bin Khalid bin Ajlan Al-Bahli, Hamad bin Salama (died 167 AH), Hamad bin Zayd (died 179 AH), Qara bin Khalid al-Sudusi al-Basri (died 155 AH), Aban bin Yazid al-Attar al-Basri (died 160 AH), Waraqa bin Umar al-Ishkari, Shaiban bin Abd al-Rahman al-Nahwi 164 (died 167 AH), Harb bin Shaddad al-Ishkari (died 161 AH), Jarir bin Hazim. Ibn Abdullah (died 175 AH), Abdullah bin Uthman Al-Basri, Ibrahim bin Saad bin Ibrahim (died 185 AH), Ibn Abi Zayb (died 159 AH) All his teachers were the great teachers of their time, whose names we see in the authentic books of Hadith including Sahih Bukhari, Sahih Muslim. Muhadditheen trusted him and felt proud to take hadiths from him. In this article, 16 Mashaikhs are briefly mentioned, in which their life circumstances, their position among Muhadditheen and their services in the field of Hadith are mentioned.
**Keywords:** Suleman bin Dawud, Basra, Traveled, Mashaikh, Muhaddithin

**تعارف:**

آپ کا اسم گرامی سلیمان بن داؤد بن الجارود ہے۔[i] ان کا آبائی وطن فارس ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ فارسی النسل تھے۔[ii](۲) اور اُن کا نسب ولاء آل حضرت زبیر بن العوام تک پہنچتا ہے۔کتابوں میں ایسے بھی ملتا ہے کہ وہ اسد بن عبد العزٰی کے غلام تھے۔

**"وقیل: ھو مولیٰ أسد بن عبد العزٰی"**[iii]

ترجمہ: (اور کہا گیا ہے کہ وہ اسد بن عبد العزٰی کے غلام تھے۔)

امام جلال الدین سیوطی ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کچھ اس طرح رقمطراز ہیں۔

**"ابوداؤدالفارسی،ثم الاسدی،ثم الزبیری"**[iv]

ترجمہ:(ابوداؤد فارسی پھر اسدی پھر زبیری ہیں۔)

امام ابوداؤد کے والد قریش کے غلام تھے۔جیسا کہ ذیل میں بیان کردہ تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔

**"کان ابوہ مولٰی قریش"**[v](۵)

ترجمہ:(اُن کے والد قریش کے غلام تھے۔)

آپ نے حصول علم کے لیے متعدد شہروں وملکوں کے سفر کیے اور بے شمار محدثین سے سماع حدیث کیا جبکہ ان سے بھی جلیل القدر علماءاور محدثین نے اکتساب علم حدیث کیا۔

آپ کا سن ولادت ۱۳۳ہجری اور سن وصال ۲۰۴ہجری ہے اس لحاظ سے ان کی عمر ۷۱ برس بنتی ہے۔اسی بات کی تائید خلیفہ بن خیاط نے ان الفاظ کے ساتھ کی ہے۔

**"ان الطیالسی توفی سنۃ ۲۰۴ ھجری فی شھر ربیع الاول"**[vi]

ترجمہ:(بے شک طیالسی کی وفات ۲۰۴ہجری ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔)

**امام ابوداؤد طیالسی کے مشائخ:**

امام ابوداؤد طیالسی نے متعدد مشائخ سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے۔جیسا کہ خود ان کا قول ہے۔

**"کتبت عن الف شیوخ"**[vii]

ترجمہ:(میں نے ایک ہزار مشائخ سے لکھا ہے۔)

یہاں پر ہم ان کے بعض مشائخ کا ذکر کریں گے جن کا تذکرہ کثرت سے ان کے مشائخ کی فہرست میں ملتا ہے۔جو کہ زیادہ طوالت سے نہ کیا جائے گا بلکہ اختصاراً ان کا تعارف کروایا جائے گا۔

**۱۔شعبہ بن الحجاج بن الورد العتکی الازدی:**[viii]

قرون اولٰی کے نامور محدثین ومفسرین میں شعبہ بن الحجاج قابل ذکر شخصیت ہیں۔

**ولادت:** شعبہ بن الحجاج کی ولادت ۸۲ہجری میں ہوئی اور ایک قول کے مطابق ۸۳ہجری میں ہوئی جیسا کہ امام ابن حجر العسقلانی نے نقل کیا ہے۔

**" قال ابو بکر بن منجویہ: ولد سنۃ ۸۲ ھجری و قال ابن حبان: مولدہ سنۃ: ۸۳ ھجری"**[ix]

ترجمہ:(ابو بکر بن منجویہ نے کہا: شعبہ بن حجاج ۸۲ہجری میں پیدا ہوئے۔اور ابن حبان نے کہا: ان کی ولادت ۸۳ہجری میں ہوئی۔)

امام ذہبی نے انہیں بصری لکھا ہے۔محمد بن عباس نسائی نے کہا میں نے ابو عبداللہ سے سوال کیا کہ شعبہ اور سفیان میں سے اثبت کون ہے؟ پس انہوں نے کہا کہ سفیان حافظ تھے اور مرد صالح تھے اور شعبہ ان سے زیادہ اثبت تھے اور صاحب تقویٰ انسان تھے۔اور ابوالولید طیالسی،امام حماد بن سلمہ اور سفیان ثوری کے امام شعبہ کے متعلق کلمات ثناء کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

**" قال ابوالولید الطیالسی: قال لی حماد بن سلمۃ: اذا اردت الحدیث فالزم شعبۃ، و قال الثوری: شعبۃ امیر المؤمنین فی الحدیث"**[x]

ترجمہ:(ابوالولید طیالسی نے کہا: مجھ سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہ جب تو حدیث کے لینے کا ارادہ کرے تو پس شعبہ کو لازم پکڑ۔اور سفیان ثوری نے کہا: شعبہ حدیث میں امیر المؤمنین ہیں۔)

وصال: یقیناً امام شعبہ کا شمار راسخین فی الحدیث محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے ۷۷ برس تک عمر پائی اور بے شمار تشنگان علم کو سیراب فرما کر بصرہ میں ۱۶۰ ہجری میں وصال فرما گئے۔ جیسا کہ ابن سعد نے ان کے سن وصال کے بارے میں تصریح فرمائی

**"وقال ابن سعد: توفی اول سنة ۱۶۰ھجری بالبصرة"**[xi]

ترجمہ: (ابن سعد نے کہا کہ امام شعبہ کا ۱۶۰ ہجری کی ابتدا میں بصرہ میں وصال فرمایا۔)

**۲ سلیمان بن مغیرہ القیسی:**[xii]

آپکا نام سلیمان بن مغیرہ القیسی ہے اور آپ کو ابو سعید البصری سے نسبت ولاء حاصل ہے۔ آپ کا شمار کبار تبع تابعین میں ہوتا ہے اور انہوں نے تابعین کی ایک کثیر جماعت سے سماعت کیا ہے۔ جن مشائخ سے آپ نے سماع کیا اور حدیث بیان کی ان میں سے چند مشاہیر درج ذیل ہیں۔ امام محمد بن سیرین، امام حسن بصری، حمید بن ہلال اور ثابت البنانی وغیرہ۔

اور آپ سے درج ذیل محدثین نے سماع کیا اور حدیث روایت کی۔ جن میں سے بعض کا نام ذکر کیا جاتا ہے۔ عبداللہ بن مبارک، یحییٰ القطان، ابن مھدی، ابو سلمہ، اسد بن موسیٰ اور محدثین کی ایک کثیر جماعت شامل ہے۔

اب ذیل میں سلیمان بن مغیرہ کی ثناء و توثیق میں محدثین کے اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔

**" قال یحیٰ بن معین: ھو ثقة ثقة، وقال شعبہ: سلیمان بن المغیرة سید اھل البصرة، وذکر ابن حنبل عنہ فقال: ثبت ثبت، وقال البزار: کان من ثقات اھل البصرة"**[xiii]

ترجمہ: (یحییٰ بن معین نے کہا: وہ ثقہ تھے ثقہ تھے۔ اور امام شعبہ نے کہا: سلیمان بن مغیرہ اہل بصرہ کے سردار ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل کے پاس ان کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ثبت ثبت، اور بزار نے کہا: وہ اہل بصرہ کے ثقات میں سے تھے۔)

وصال: افق بصرہ کی علمی دنیا کو روشن کرنے والا یہ آفتاب علم و حکمت ۱۶۵ھ میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا۔

**"توفی سنة ۱۶۵ھجری رحمہ اللہ علیہ"**[xiv]

ترجمہ: (آپ نے ۱۶۵ ہجری میں وفات پائی۔)

**۳ عبداللہ بن مبارک بن واضع الحنظلی التمیمی:**

آپ کا نام عبداللہ بن مبارک اور کنیت المروزی ہے۔ آپ صاحب تقویٰ وطہارت محدث تھے۔ ابن مہدی نے ان کے بارے میں کیا خوب فرمایا۔

**" قال ابن مھدی: الائمة اربعة: سفیان ومالک، حماد بن زید وابن المبارک"**[xv]

ترجمہ: (ابن مہدی نے کہا: امام چار ہیں۔ سفیان ثوری اور امام مالک، حماد بن زید اور عبداللہ بن مبارک۔)

اور امام احمد بن حنبل نے عبداللہ بن مبارک کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ہوتے ہوئے ان کے زمانہ میں کسی سے علم حاصل نہ کرو۔ اور وہ اتنے متبحر عالم و محدث تھے کہ فرماتے ہیں کہ وہ صحیح الحدیث عالم اور الحافظ تھے آپ نے ۶۳ برس کی عمر پا کر سن ۱۸۱ ہجری میں وصال فرمایا۔

**"مات منصرفاً من الغزو سنة ۱۸۱ھجری ولہ ۶۳ سنة"**[xvi][(۱)]

ترجمہ: (آپ کا وصال جنگ سے واپسی پر ۱۸۱ ہجری میں ہوا، اور وہ ۶۳ سال کے تھے۔)

**۴ ہشام الدستوائی:**

آپ کا نام ابو بکر بن ابی عبداللہ سنبر الربعی ہے۔اور دستوائی آپ کا لقب ہے اس لقب سے ملقب ہونے کی وجہ جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ امام ہشام دستواء سے لیے ہوئے ثیاب مجلوبہ کی بیع کیا کرتے تھے اس وجہ سے ہشام دستوائی مشہور ہو گئے۔

آپ کا شمار حفاظ بصرہ میں سے ہوتا ہے۔اور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔جیسا کہ امام ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں۔

**"ہشام الدستوائی امیر المؤمنین فی الحدیث، سئل ابن علیۃ: من حفاظ البصرۃ؟ فذکر ہشام الدستوائی، قال سلیمان بن حرب قال شعبۃ: کان ہشام احفظ منی واقدم"**[xvii]

ترجمہ: (ابو داؤد طیالسی نے کہا: ہشام دستوائی حدیث میں امیر المؤمنین ہیں، ابن علیۃ سے پوچھا گیا کہ بصرہ کے حفاظ میں سے کون ہے؟ پس انہوں نے ہشام دستوائی کا ذکر کیا۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ امام شعبہ نے فرمایا کہ ہشام مجھ سے بڑے حافظ اور مجھ سے مقدم تھے۔)

آپ سے بے شمار طلباء نے اکتساب فیض حدیث حاصل کیا۔اور ۸۷ سال کی عمر میں ۱۵۴ ہجری میں آپ نے وصال فرمایا۔امام بخاری نے آپ کے وصال کے تذکرہ میں ابوالولید کا قول نقل کیا ہے۔

**"قال ابوالولید: مات ہشام سنۃ ۱۵۳ ھجری و قال معاذ بن ہشام مکث ابی ۷۸ سنۃ وانا ابن ۶۶ سنۃ"**[xviii]

ترجمہ: (ابوالولید نے کہا کہ ہشام ۱۵۳ ہجری میں فوت ہوئے۔اور ہشام کے بیٹے معاذ نے کہا کہ میرے والد نے ۷۸ سال عمر پائی اور اس وقت میری عمر ۶۶ برس تھی۔)

ابوالولید کے قول کے مطابق امام ہشام کا وصال ۱۵۴ ہجری میں ہوا اور ان کے بیٹے معاذ نے کہا کہ میرے والد ۷۸ برس زندہ رہے تو اس حساب سے ہشام دستوائی کی تاریخ ولادت تقریباً ۷۶ ہجری بنتی ہے۔معاذ بن ہشام کا قول ہے کہ ان کے وصال کے وقت میری عمر ۶۶ برس تھی اگر دور حاضر کے رائج عائلی قوانین کو دیکھا جائے تو انتہائی تعجب انگیز ہے۔یعنی اس اعتبار سے ہشام اپنے بیٹے معاذ سے صرف ۱۲ برس بڑے تھے۔یعنی اس اعتبار سے امام ہشام کی شادی ۱۱ سال میں ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔فی زمانہ تو یہ امر تعجب انگیز ہے لیکن ماضی میں اگر دیکھا جائے تو اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ نوعمری میں بچوں کی شادیاں رائج تھیں جو کہ بعض اعتبار سے مستحسن بھی تھا۔

**۵ وہیب بن خالد بن عجلان الباہلی:**

آپ کا نام وہیب بن خالد بن عجلان باہلی ہے اور آپ کا نسب ولاء ابو بکر بصری سے ملتا ہے۔

ولادت: آپ کی ولادت ۱۰۷ ہجری میں بصرہ میں ہوئی آپ نے امام جعفر صادق، حمید الطویل، داؤد بن ابی ہند اور ہشام بن عروہ وغیرہ محدثین سے سماعت کیا۔ جبکہ آپ سے عبد اللہ بن مبارک، اسماعیل بن علیہ، اور ابن مہدی وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ محدثین نے آپ کو ثقہ لکھا ہے جیسا کہ ابن حجر العسقلانی نے لکھا۔

**"قال معاویۃ بن صالح: قلت لابن معین من اثبت شیوخ البصریین؟ قال: وہیب، قال ابن مہدی: کان من ابصر اصحابہ بالحدیث والرجال و قال العجلی: ثقۃ و قال ابن سعد: کان قد سجن فذہب بصرہ وکان ثقۃ کثیر الحدیث حجۃ"**[xix]

ترجمہ: (معاویہ بن صالح نے کہا: میں نے ابن معین سے کہا بصرہ کے شیوخ میں سے کون اثبت ہے؟ انہوں نے کہا وہیب۔اور ابن مہدی نے کہا کہ وہ اصحاب حدیث اور رجال کو سب سے زیادہ دیکھنے والے تھے۔اور امام عجلی نے کہا: ثقہ تھے۔اور ابن سعد نے کہا انہیں قید کیا گیا پس ان کی بینائی چلی گئی اور وہ ثقہ تھے اور کثیر الحدیث اور حجۃ تھے۔)

حاکم وقت نے آپ کو قید کروایا جس کی وجہ سے قید خانہ میں آپ کی بینائی جاتی رہی لیکن اس کے باوجود ابن سعد نے انہیں ثقہ اور حجت تسلیم کیا ہے۔

**وصال:** امام وہیب بن خالد نے ۵۸ سال کی عمر میں ۱۶۵ ہجری کو وصال فرمایا۔ جس کی توثیق امام بخاری نے کی ہے۔

**"مات سنۃ ۱۶۵ ھجری وھو ابن ۵۸ سنۃ"**[xx]

ترجمہ: (ان کا وصال ۱۶۵ ہجری میں ہوا اور اس وقت ان کی عمر ۵۸ برس تھی۔)

**۶ حماد بن سلمہ:**

آپ کا نام حماد بن سلمہ بن دینار ہے۔ جبکہ آپ کی کنیت ابو سلمہ تھی اور ربیعہ بن مالک کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے تھے۔ان کی ولادت بصری میں ہوئی اور عربی زبان وادب میں آپ نے مہارت تامہ حاصل کی۔اسی فن میں آپ نے شہرت پائی اور بصرہ میں عربی کے امام مشہور ہوگئے جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رقمطراز ہیں۔

**" سئل یونس: ایما اسن، انت او حماد؟ فقال: حماد، ومنہ تعلمت العربیۃ"**[xxi]

ترجمہ: (یونس سے سوال کیا گیا: عمر میں آپ زیادہ ہیں یا حماد؟ انہوں نے کہا حماد اور ان سے میں نے عربی سیکھی ہے۔)

وہ عربی میں بہت تفقہ رکھتے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ابن ابی عروبہ کے ساتھ تصانیف لکھیں۔حماد بن سلمہ صاحب تقوی اور پابند سنت تھے، محدثین نے ان کی توثیق کی ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے کہا۔

**"اذا رایت الرجل ینال من حماد بن سلمۃ فاتھمہ فی الاسلام"**[xxii]

ترجمہ: (جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ حماد بن سلمہ سے اخذ کرتا ہے تو اس کے اسلام کی گواہی دو۔)

اور اسی طرح یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ کہا۔

**" قال یحییٰ بن معین: ثقۃ"**[xxiii]

ترجمہ: (یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ کہا۔)

وصال: حماد بن سلمہ کا وصال ۱۶۷ ہجری میں عید قربان کی ادائیگی کے بعد ہوا۔ جیسا کہ امام ذہبی نے لکھا۔ اور اس وقت آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی۔

**"توفی بعد عید النحر سنۃ ۱۶۷ ھجری وقد قارب ۸۰ سنۃ رحمۃ اللہ علیہ"**[xxiv]

ترجمہ: (آپ نے ۱۶۷ ہجری میں عید نحر کے بعد وصال فرمایا اس وقت آپ کے عمر ۸۰ برس تھی۔)

**۷۔ حماد بن زید:**

آپ کا نام حماد بن زید جبکہ کنیت ابو اسماعیل الازرق ہے۔اور ان کو آل جریر بن حازم سے نسبت ولاء حاصل تھی۔آپ کی ولادت بصرہ میں ہوئی جبکہ آپ کے دادا سجستان سے آئے تھے۔ جیسا کہ امام ذہبی نے کہا۔ان کے دادا سجستان سے تھے۔

ولادت: آپ کی ولادت ۸۹ ہجری میں ہوئی جبکہ اس کے بارے میں سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ:

**" قال ابو النعمان: قالت ام حماد بن زید وعمتہ: قالت احداھما انہ ولد فی زمان سلیمان بن عبد الملک، وقالت اخری فی زمان عمر بن عبد العزیز، وقال سلیمان: بین حماد ومالک بن انس سنۃ او سنتان"**[xxv]

ترجمہ: (ابو نعمان نے کہا: کہ حماد بن زید کی والدہ اور خالہ نے کہا، ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں پیدا ہوئے جبکہ دوسری (خالہ) نے کہا کہ وہ عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں پیدا ہوئے اور سلیمان کے کہا حماد اور مالک بن انس کے درمیان ایک یا دو سال ہیں)

یہ ان کی والدہ اور خالہ کے دو اقوال ہیں جو کہ ابو نعمان بیان فرماتے ہیں۔ جبکہ امام ذہبی ان کی تاریخ ولادت کی تصریح فرماتے ہیں کہ وہ ۹۸ ھ میں پیدا ہوئے۔

انہوں نے حضرت ثابت بنانی اور حضرت امام محمد بن سیرین جیسے تابعین کی جماعت سے روایت کیا ہے۔ جبکہ ان کے سامعین اور راویان میں عبد اللہ بن مبارک، ابن مہدی، ابن وہب، ودیگر تابعین شامل ہیں۔آپ حدیث اور سنت کے بہت بڑے عالم تھے جس کی تائید ابن مہدی کے اس قول سے ہوتی ہے۔

**" قال ابن مہدی: لم ار احدا قط اعلم بالسنۃ ولا بالحدیث من حماد بن زید"**[xxvi]

ترجمہ:(ابن مہدی نے کہا کہ میں نے حماد بن زید سے بڑھ کر کوئی بھی حدیث اور سنت کا زیادہ جاننے والا نہیں دیکھا۔)

وصال:آپ نے ساری زندگی حدیث رسول ﷺ کی خدمت کی اور سن ۱۷۹ھ رمضان المبارک میں آپ کا وصال ہوا۔جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا۔

**"مات فی رمضان سنۃ۱۷۹ھجری رحمہ اللہ"**[xxvii]

ترجمہ:(آپ کا وصال سن ۱۷۹ھ ماہ رمضان میں ہوا۔رحمہ اللہ)

**۸قرہ بن خالد السدوسی البصری:**

آپ کا نام قرہ بن خالد ہے۔اور بصرہ میں رہنے والے تھے۔آپ نے کثیر شیوخ سے سماعت کیا ہے جن امام حسن بصری،ابن سیرین،عمرو بن دینار اور عطیہ بن سعد وغیرہ شامل ہیں۔اور آپ سے یحییٰ بن سعید،ابن مہدی،اور وکیع نے روایت کیا ہے۔

**"و قال یحییٰ القطان:قرۃ بن خالد من اثبت شیوخنا"**[xxviii]

ترجمہ:(یحییٰ القطان نے کہا:قرہ بن خالد ہمارے شیوخ میں سے اثبت ہیں۔)

اور ابن خیاط نے لکھا ہے۔

**" قال ابن حبان:کان متقناًو قال ابن سعد:ثقۃو قال الطحاوی:ثبت متقن ضابط"**[xxix]

ترجمہ:(ابن حبان نے کہا:آپ متقی تھے،اور ابن سعد نے کہا:ثقہ تھے اور طحاوی نے انہیں ثبت متقن اور ضابط کہا ہے۔)

وصال:آپ کا وصال ۱۵۵ھ میں ہوا۔

**۹ابان بن یزید العطار البصری:**

آپ کا نام ابان بن یزید ہے اور آپ بصری تھے۔امام احمد بن حنبل نے ان کے بارے میں فرمایا۔

**" قال الامام احمد:کان ثبتاًفی کل المشائخ وثقہ ابن معین،والنسائی،والعجلی"**[xxx] ترجمہ:(امام احمد بن حنبل نے کہا:تمام مشائخ میں آپ ثبت تھے اور ابن معین،امام نسائی،امام عجلی نے آپ کی توثیق کی ہے۔)

وصال:آپ کا وصال ۱۶۰ھ میں ہوا۔

**"مات بحدود الستین بعد المائۃ"**[xxxi]

ترجمہ:(آپ کا وصال ۱۶۰ ہجری کے قریب ہوا۔)

**۱۰ورقاءبن عمر الیشکری:**

آپ کا نام ورقاء بن عمر یشکری ہے اور ابو بشر آپ کی کنیت ہے۔آپ کا تعلق کوفہ کے علاقہ خوارزم سے ہے۔آپ کے آباءو اجداد مدائن سے یہاں آئے جو کہ اصل میں مرو کے رہنے والے تھے۔آپ کا شمار کوفہ کے عظیم محدثین کرام میں ہوتا ہے،جیسا کہ امام بخاری نے امام ابوداؤد طیالسی کا قول نقل کیا۔

**" قال ابوداؤد الطیالسی قال لی شعبۃ:علیک بورقاء،انک لاتلقی بعدہ مثلہ حتی ترجع "**[xxxii]

ترجمہ:(ابوداؤد طیالسی نے کہا مجھ سے امام شعبہ نے فرمایا:تمہیں چاہیے کہ ورقاء کی معیت لازم رکھو،تم ان کے بعد ان کی مثل کسی سے نہ ملو گے حتیٰ کہ لوٹ آؤ۔)

آپ انتہائی پرہیزگار اور صاحب سنت تھے جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے ان کے متعلق فرمایا۔

**" قال احمد:ثقۃصاحب سنۃ،ذکرہ ابن حبان فی الثقات،ووثقہ ابن شاھین ووکیع "**[xxxiii]

**۱۱شیبان بن عبدالرحمٰن النحوی:**

آپ کا نام شیبان بن عبدالرحمٰن ہے جبکہ آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے۔آپ بصرہ کے رہنے والے تھے اور آپ کے آباء واجداد کوفہ سے آئے تھے۔آپ امیر داؤد بن علی کی اولاد میں سے ہیں۔آپ نحو وقراءات کے بہت بڑے امام تھے اور اسی وجہ سے آپ کو شہرت حاصل ہوئی اور آپ نحوی کے لقب سے مشہور ہوگئے جیسا کہ ابن سعد نے لکھا۔

**" قال یعقوب السدوسی: کان صاحب حروف وقراءات مشورا بذلک، توفی ۱۶۴ھجری رحمہ اللہ** xxxiv

ترجمہ: (یعقوب السدوسی نے کہا: آپ حروف وقراءات میں ماہر تھے اور اسی کی وجہ سے مشہور تھے، آپ کا وصال ۱۶۴ ہجری میں ہوا۔ رحمہ اللہ)

**۱۲حرب بن شداد الیشکری:**

آپ کا نام حرب بن شداد اور کنیت ابوالخطاب ہے۔آپ بصرہ کے رہنے والے تھے اور آپ نے کثیر مشائخ سے سماع کیا ہے۔جن میں یحییٰ بن ابی کثیر، قتادہ، امام حسن بصری اور حصین وغیر ہم شامل ہیں۔اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سے ابن مہدی اور عبدالصمد عبدالوارث اور ان کے علاوہ کثیر تعداد پائی جاتی ہے جن میں اکثر بصری ہیں۔آپ کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا قول ہے۔

**" ثبت فی کل المشائخ، وقال ابن معین وابو حاتم: صالح، مات سنۃ ۱۶۱ھجری رحمہ اللہ"** xxxv

ترجمہ: (سب مشائخ میں وہ ثبت ہیں، اور ابن معین وابو حاتم نے انہیں صالح کہا ہے۔آپ کا وصال ۱۶۱ ہجری میں ہوا۔ رحمہ اللہ)

**۱۳جریر بن حازم بن عبداللہ:**

آپ کا نام جریر بن حازم بن عبداللہ بن شجاع ہے۔اور آپ کی کنیت ابو نصر ہے۔آپ بہت بڑے حافظ حدیث تھے اور اعتبار سے بصرہ میں امتیازی حیثیت کے حامل تھے۔جیسا کہ امام شعبہ کا قول ہے۔

**" قال شعبہ: ما رایت بالبصرۃ احفظ من رجلین، من ہشام الدستوائی، وجریر بن حازم"** xxxvi

ترجمہ: (امام شعبہ نے فرمایا: میں نے دو آدمیوں سے بڑھ کر بصرہ میں کسی کو حافظ نہیں دیکھا ہشام دستوائی اور جریر بن حازم)۔

محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے۔اور آپ کا وصال ۱۷۵ھ میں ہوا۔

**" وثقہ ابن معین، والعجلی وابن حبان، مات سنۃ ۱۷۵ ہجری رحمہ اللہ"** xxxvii

ترجمہ: (ابن معین، عجلی اور ابن حبان نے آپ کی توثیق کی ہے۔آپ کا وصال ۱۷۵ ہجری میں ہوا۔ رحمہ اللہ)

**۱۴عبداللہ بن عثمان البصری:**

آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے۔آپ بصرہ کے رہنے والے تھے اور خصوصی بات یہ ہے کہ آپ امام شعبہ کے دوست بھی تھے۔آپ سے شعبہ، ابن مہدی اور وکیع وغیرہ نے روایت کی ہے۔اس کے علاوہ آپ مجالس سماعت میں بھی شعبہ کہ ساتھ شریک رہے۔

**" قال الدار قطنی: ہو شریک شعبۃ، قال ابن المدینی: اراہ مات قبل شعبۃ رحمہ اللہ"** xxxviii

ترجمہ: (دار قطنی نے کہا: وہ شعبہ کے ساتھ شریک تھے، اور ابن مدینی نے کہا: میں نے دیکھا کہ ان کا وصال شعبہ سے پہلے ہوگیا۔ رحمہ اللہ)

عبداللہ بن عثمان بصری کی تاریخ وصال میں یہی قول نظر آتا ہے۔کہ ان کا وصال شعبہ سے پہلے ہوا جبکہ اس میں سن وصال کی تعین نہ کی گئی ہے۔اگر امام شعبہ کا سن وصال دیکھا جائے تو آپ کا وصال ۱۶۰ ہجری میں ہوتا ہے جیسا کہ ان کے تذکرہ میں اس کا ذکر ہو چکا۔لہذا قرین قیاس یہی ہے کہ عبداللہ بن عثمان کا وصال ۱۶۰ ہجری کے قریب ہی ہوا۔

واللہ اعلم

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

**۱۵ابراہیم بن سعد بن ابراہیم:**

آپ کا نام ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف الزہری ہے۔آپ قرشی ہیں اور آپ کے والد قاضی مدینہ تھے۔آپ نے اپنے والد قاضی مدینہ زہری، صفوان بن سلیم وغیرہ سے سماعت کیا ہے۔اوران سے ان کے بیٹے سعد، احمد بن حنبل، اور کثیر محدثین نے سماعت کیا ہے۔بعدازاں آپ مدینہ منورہ میں قاضی القضاۃ کے منصب پر بھی فائز رہے۔امام احمد نے انہیں ثقہ لکھاہے اور ان کی احادیث کو مستقیم کہاہے۔اور ابن خراش نے انہیں صدوق کہاہے۔

**"قال عبداللہ بن احمد: ولد سنۃ۱۰۸ھجری اخبرنی بذلک بعض ولدہ، توفی سنۃ۱۸۵ھجری**[xxxix]

ترجمہ: (عبداللہ بن احمد نے کہا: مجھے ان کی اولاد میں سے کسی نے بتایاہے کہ ان کی ولادت ۱۰۸ھ اور وصال ۱۸۵ھ میں ہواہے۔)

**۱۶ابن ابی ذئب:**

آپ کا مکمل نام محمد بن عبدالرحمن بن المغیرہ بن حارث بن ابی ذئب ہے۔ جبکہ ابوالحارث آپ کی کنیت ہے۔آپ قریشی تھے اور آپ کی ولادت ۸۰ ہجری میں ہوئی۔آپ عبادت گزار فقیہ تھے اور ثقہ تھے جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔

**"کان ثقۃ افضل من مالک، الا ان مالک اشد تنقیۃ للرجال منہ، وابن ابی ذئب کان لا یبالی عمن یحدث"**[xl]

ترجمہ: (وہ ثقہ تھے اور امام مالک سے افضل تھے، سوائے اس کے کہ امام مالک کی بنسبت رجال کے معاملہ میں زیادہ جانچ پڑتال کرنے والے تھے، اور ابن ابی ذئب پرواہ نہیں کرتے کہ کس سے بیان کرتے ہیں۔)

آپ کو زندگی میں کافی ابتلاء وآزمائشوں کا سامنا کرناپڑا لیکن بفضل خدا آپ ثابت قدم رہے۔آپ کو تقدیر کے مسئلہ میں کوڑے مارے جاتے رہے۔اور آپ قدریہ میں سے نہ تھے، آپ انتہائی نرم مزاج اور خوش اخلاق انسان تھے۔ ہر کوئی آپ کی مجلس میں بیٹھنا باعث برکت وسعادت سمجھتا۔آپ شب زندہ دار تھے اور عبادت میں کثرت کرنے والے تھے۔امام واقدی لکھتے ہیں۔

**"اخبرنی اخوہ انہ کان یصوم یوماً ویفطر یوماً"**[xli]

ترجمہ: (مجھے ان کے بھائی نے خبر دی کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔)

حق گوئی آپ کا معمول تھا۔آپ قوی حافظہ کے مالک تھے اور متعدد احادیث آپ کو زبانی یاد تھیں۔آپ کبھی کتاب پاس نہ رکھتے تھے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے۔آپ کا وصال ۱۵۹ ہجری میں ہوا۔

**خلاصہ:**

امام ابوداؤد طیالسی کا شمار کبار محدثین میں ہوتاہے، آپ مسند ابوداؤد طیالسی کے مصنف ہیں۔آپ کی پرورش بصرہ میں ہوئی جو کہ اس دور کا ایک عظیم علمی مرکز تھا۔آپ نے تحصیل علم کی غرض بغداد، رے، کوفہ اور مکہ مکرمہ سمیت اطراف واکناف کے بیشتر شہروں وممالک کا سفر کیا جس میں اپنے دور کے جلیل القدر اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ ویسے تو آپ نے متعدد مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے لیکن ان میں سے جو انتہائی معروف اور جن کا تذکرہ کتب اسماء الرجال میں مرقوم تھا ان کا تذکرہ کیا گیا جن میں سے شعبہ بن حجاج (متوفی 160ھ)، سلیمان بن مغیرہ القیسی (متوفی 165ھ)، عبداللہ بن مبارک بن واضع الحنظلی التمیمی (متوفی 181ھ)، ہشام الدستوائی (متوفی 181ھ)، وہیب بن

خالد بن عجلان الباہلی، حماد بن سلمہ (متوفی 167ھ)، حماد بن زید (متوفی 179ھ)، قرہ بن خالد السدوسی البصری (متوفی 155ھ)، ابان بن یزید العطار البصری (متوفی 160ھ)، ورقاء بن عمر الیشکری، شیبان بن عبد الرحمٰن النحوی 164 (متوفی 167ھ)، حرب بن شداد الیشکری (متوفی 161ھ)، جریر بن حازم بن عبد اللہ (متوفی 175ھ)، عبد اللہ بن عثمان البصری، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم (متوفی 185ھ)، ابن ابی ذئب (متوفی 159ھ) مذکورہ بالا جملہ مشائخ کا شمار اپنے دور کے متبحر فی الحدیث محدثین میں ہوتا ہے۔ جن کی شخصیات جملہ مسالک کے ہاں معتبر ہیں۔ اگر محدثین کی بات کی جائے تو مذکورہ بالا مشائخ سے بڑے بڑے محدثین نے سماع حدیث کیا اور اپنی کتب احادیث میں ان کی مرویات کو ذکر کیا ہے۔ جیسے شعبہ، عبد اللہ بن مبارک، ہشام، سلیمان وغیرہ سے امام بخاری، امام مسلم علیہما الرحمہ سمیت صحاح ستہ و دیگر کتب حدیث کے جملہ محدثین روایت کرتے نظر آتے ہیں۔ ان سب کا شمار یقیناً عہد تابعین و تبع تابعین کے آئمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ ان مشائخ حدیث کا تذکرہ اس حوالہ سے بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ حدیث کے قبول ورد میں اصول روایت کے مطابق رواۃ حدیث کی صحت وعدم صحت بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور ان ہی معتبر راویوں اور محدثین سے امام ابو داؤد سماع و روایت حدیث کرتے ہیں۔ اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ امام ابو داؤد طیالسی کی اکثر روایات صحت کے درجہ کو پہنچتی ہیں سوائے چند ایک ضعیف راویوں سے مروی روایات کے جن کی نقد و جرح کے بعد ماہرین حدیث نے ان کا حکم بیان کر دیا ہے۔

## حوالہ جات

[i] سعد، محمد بن سعد: الطبقات الکبریٰ، بیروت، دار العلم، ۱۹۵۸ء، جلد ۷، صفحہ ۲۹۸
[ii] البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم الجعفی: التاریخ الکبیر، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۷ء، جلد ۲، صفحہ ۲۹۹
[iii] ابن خیاط، خلیفہ بن خیاط شباب العصفری: الطبقات، بیروت، دار العلم، ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۲۲
[iv] السیوطی، جلال الدین السیوطی: طبقات الحفاظ، تحقیق علی محمد، مصر، مکتبۃ وھبۃ، ۱۳۹۳ ہجری، صفحہ ۱۵۳
[v] البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۴، صفحہ ۱۰
[vi] ابن خیاط، خلیفہ بن خیاط شباب العصفری: تاریخ ابن خیاط، بیروت، دار العلم، ۱۳۹۵ ہجری، جلد ۸، صفحہ ۱۳۵
[vii] الانصاری، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان: طبقات المحدثین باصبھان، بیروت، دار العلم، ۱۴۱۲ ہجری جلد ۲، صفحہ ۵۰
[viii] الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان: تذکرۃ الحفاظ، لبنان، دار احیاء التراث العربی، س ن جلد ۱، صفحہ ۱۹۳
[ix] عسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، حیدر آباد دکن ھند، دائرۃ المعارف النظامیۃ، ۱۳۲۶ھ جلد ۴، صفحہ ۳۴۴
[x] عسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۴، صفحہ ۳۴۴
[xi] عسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۴، صفحہ ۳۴۴
[xii] البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۴، صفحہ ۸۳
[xiii] الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، :تذکرۃ الحفاظ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۹ھ صفحہ ۲۲۰
[xiv] عسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۴، صفحہ ۲۲۱
[xv] ابن سعد، محمد بن سعد: الطبقات الکبریٰ، جلد ۷، صفحہ ۱۰۴
[xvi] ابن ابی حاتم الرازی: الجرح والتعدیل، حیدر آباد دکن ھند، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۲۷۱ھ، جلد ۹ صفحہ ۵۹
[xvii] البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۸، صفحہ ۱۹۸
[xviii] الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان: تذکرۃ الحفاظ، جلد ۹، صفحہ ۲۳۵
[xix] عسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۱۱، صفحہ ۱۶۹۔ ۱۷۰
[xx] البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۸، صفحہ ۱۸۸

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

السیوطی، جلال الدین عبدالرحمن: بغیۃالوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ، تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم، بیروت، المکتبۃالعصریۃ، س ن، [xxi]

الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان: تذکرۃالحفاظ، جلد ا، صفحہ ۲۰۳[xxii]

ابن ابی حاتم، ابو محمد عبدالرحمن الرازی: الجرح والتعدیل، جلد ۳، صفحہ ۱۴۲[xxiii]

العسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۳، صفحہ، [xxiv]۱۳

البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۳، صفحہ [xxv]۲۵

البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۳، صفحہ ن [xxvi]۲۵

العسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۳، صفحہ [xxvii]۱۱

ابن ابی حاتم، ابو محمد عبدالرحمن الرازی: الجرح والتعدیل، جلد ۷، صفحہ ۱۳۰۔ [xxviii]۱۳۱

ابن خیاط، خلیفہ بن خیاط شباب العصری: الطبقات، صفحہ [xxix]۲۲۳

[xxx] ابن ابی حاتم، ابو محمد عبدالرحمن الرازی: الجرح والتعدیل، جلد ۲، صفحہ ۲۹۹

الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان: سیر اعلام النبلاء، لبنان، داراحیاالتراث العربی، ۱۹۸۲ء، جلد ۷، صفحہ [xxxi]۱۹۴

البخاری، محمد بن اسماعیل جعفی: التاریخ الکبیر، جلد ۸، صفحہ [xxxii]۱۸۸

[xxxiii] العقیلی، محمد بن عمرو بن موسیٰ: الضعفاء الکبیر، مکۃالمکرمۃ، مکتبہ دارالباز، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، جلد ۴، صفحہ ۲۲۳

[xxxiv] ابن العمادالحنبلی، ابوالفلاح عبدالحئ: شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، مصر، مکتبۃالقدس، ۱۳۵۰ھ،

ابن العمادالحنبلی، ابوالفلاح عبدالحئ: شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، جلد ا، صفحہ [xxxv]۲۵۱

البخاری، محمد بن اسماعیل: التاریخ الکبیر، جلد ۲، صفحہ [xxxvi]۲۱۳

العسقلانی، ابن حجر: تھذیب التھذیب، جلد ۲، صفحہ [xxxvii]۶۹

ابن ابی حاتم، ابو محمد عبدالرحمن الرازی: الجرح والتعدیل، جلد ۵، صفحہ [xxxviii]۱۱۲

العسقلانی، ابن حجر: تقریب التھذیب، جلد ا، صفحہ ۱۲۱۔ [xxxix]۱۲۲

السیوطی، جلال الدین عبدالرحمن: طبقات الحفاظ، صفحہ [xl]۸۳

العسقلانی، ابن حجر: تقریب التھذیب، جلد ۹، صفحہ [xli]۳۰۵